سوال

میں نے اپنی بیوی سے دوسری شادی کی رغبت ظاہر کی تو ہماری آپس میں بات چیت چل نکلی، اور بیوی نے مجھ سے مطالبہ کیا کہ اگر دوسری شادی کرلو تو مجھے طلاق دے دو، الحمدللہ ہم مسلمان ہیں اور ہماری شادی اسلامی تعلیمات کے مطابق انجام پائی ہے، عقد نکاح میں میری بیوی نے یہ کوئی شرط نہیں رکھی کہ میں دوسری شادی نہیں کرسکتا۔ تو کیا میری بیوی کے لیے یہ جائز ہے کہ وہ اسے نہ مانے اور اللہ تعالی کی حلال کردہ چیز کو حرام قرار دے؟ میری بیوی الحمدللہ اسلامی تعلیمات کی پابند ہے، اور وہ چاہتی ہے کہ جواب میں قرآن وسنت کے دلائل سے وضاحت کی جائے۔

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کےلیے، اور درود وسلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں:

جب کوئی شخص مالی اوربدنی طور پر دوسری شادی اور عدل کرنے کی طاقت رکھتا ہو اور اسے شادی کی رغبت بھی ہو اس کے لیے دوسری شادی کرنا مشروع ہے اس لیے کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

تو اور عورتوں میں سے جو بھی تمہیں اچھی لگیں تم ان سے نکاح کرلو، دو دو، تین تین، چار چار، لیکن اگر تمہیں عدل نہ کرسکنے کا خوف ہو تو ایک ہی کافی ہے النساء (3)۔

اور سنت میں اس کی دلیل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل اور اسی طرح صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم کا فعل بھی موجود ہے، لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی اور شخص کے لیے چار بیویوں سے زیادہ رکھنا جائز نہیں۔

اور یہ معلوم ہونا چاہیے کہ عورت کی طبیعت بہت ہی غیرت والی ہے وہ یہ نہیں چاہتی کہ اس کے علاوہ کوئی اور عورت بھی اس کے خاوند میں اس کے ساتھ شرکت کرے اور خاوند کی محبت تقسیم ہوکررہ جائے، اور عورت کے اندر یہ غیرت پائی جانی کوئی ملامت والی چیز نہیں جس پر اسے ملامت کی جائے، کیونکہ یہ غیرت تو سب سے بہتر اور اچھی عورتوں کے اندر بھی پائی جاتی تھی جو کہ صالحہ اور صحابیات ہیں بلکہ امہات المومنین رضی اللہ تعالی عنہن میں بھی تھی۔

لیکن یہ ضروری ہے کہ یہ غیرت اسے یہاں تک نہ لے جائے کہ وہ اللہ تعالی کی مشروع کردہ چیز پر بھی اعتراض کرنے لگ جائے، بلکہ اس کے لیے تو یہ مشروع ہے کہ وہ اس سے اپنے خاوند کو نہ روکے اور اس میں روڑے نہ اٹکائے، بلکہ اسے اپنے خاوند یہ اجازت دینی چاہیے کہ وہ دوسری شادی کرلے۔

کیونکہ یہ تو اس کا نیکی اور بھلائی کے کام میں تعاون ہوگا اللہ تعالی کا فرمان ہے:

اور نیکی اور بھلائی کے کاموں میں ایک دوسرے کا تعاون کرتے رہو

اور صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

(جو کوئی بھی اپنے مسلمان بھائی کی ضرورت پوری کرتا ہے اللہ تعالی اس کی ضروریات پوری کرتا)۔

اور دوسری شادی کرنے میں پہلی بیوی کی رضامندی کی کوئی شرط نہیں، مستقل فتوی کمیٹی (اللجنۃ الدائمۃ للافتاء) سے اس کے بارہ میں سوال کیا گیا تو اس کا جواب تھا:

خاوند اگر دوسری شادی کرنا چاہے تو اس پر کوئی ضروری نہیں کہ وہ پہلی بیوی کو راضی کرے ، لیکن یہ اخلاقی طور پر ہونا چاہیے اور حسن معاشرت بھی ہے کہ پہلی بیوی کا خیال رکھے جس سے اس کی تکلیف کم ہو کیونکہ یہ عورتوں کی طبیعت میں شامل ہے کہ اس طرح کہ معاملات میں وہ بہت زیادہ تکلیف محسوس کرتی ہیں ۔

تو اسے اچھی اور بہتر ملاقات اور ملتے وقت کھلکھلاتے چہرے اور کوئی اچھی اور بہتر بات کرکے کم کرنا چاہیے اور اسے راضی کرنے کے لیے کچھ مال کی ضرورت پیش آئے تو وہ بھی دینا چاہیے ۔ اھ۔

اگر خاوند دوسری شادی کرنا چاہے تو پہلی بیوی طلاق کا مطالبہ کرنا شروع کردے یہ تو غلط ہے ، لیکن وہ حالات کو دیکھے اور اگر دوسری بیوی کے ہوتے ہوئے وہ زندگی نہیں گزار سکتی تو وہ خلع حاصل کرلے ، اور اگر وہ خاوند کے ساتھ رہ سکتی ہے لیکن کچھ نہ کچھ اسے تکلیف اور تنگی بھی آئے گی تو پھر اس پر واجب ہے کہ وہ اللہ تعالی کی رضا حاصل کرنے کے لیے اس پر صبر کرے ۔

ثوبان رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(جو عورت بھی اپنے خاوند سے بغیر کسی سبب کے طلاق کا مطالبہ کرتی ہے اس پر جنت کی خوشبو بھی حرام ہے) ابوداود وغیرہ نے اسے روایت کیا ہے اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے اسے صحیح قرار دیا ہے ۔

اور اگر وہ صبر کرے تو اللہ تعالی بھی اس کی مدد فرمائے گا اور اس کا شرح صدر کرنے کے بعد اسے نعم البدل عطا فرمائے گا ، اور خاوند پر بھی ضروری ہے کہ وہ اس کی حسن معاشرت کے ساتھ تعاون کرے ، اور اس سے معاملات بھی اچھے طریقے سے نبھائے ، اور اس کے ساتھ صبر میں شریک ہو اور اگر اس سے کچھ کمی و کوتاہی سرزد ہو جائے تو اس پر صبر کرتا ہوا اسے معاف کردے ۔

اللہ تعالی ہی توفیق بخشنے والا ہے ۔ .

الشیخ عبداللہ الحیدری

452